نقش آغاز

پاکستان کو امریکی دھمکیوں کے پیش نظر منعقدہ آل پارٹیز کانفرنس میں مولانا سمیع الحق کے خطاب کے اہم نکات

پاکستان کو حالیہ امریکی دھمکیوں اور بالخصوص حقانی نیٹ ورک کی آڑ میں الزامات کے بعد حکومت نے ملک کی تمام اہم سیاسی اور دینی پارٹیوں کی اے پی سی ۲۹ ستمبر ۲۰۱۱ء کو وزیر اعظم ہاؤس اسلام آباد میں بلائی۔ اس تاریخی اجلاس میں قائد جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ نے بھی شرکت کی اور اجلاس میں وقت کے محدود ہونے کے باوجود موثر خطاب فرمایا۔ اس اہم خطاب کے چند نکات کو موضوع کی حساسیت کے پیش نظر ادارتی صفحات میں شامل کیا جا رہا ہے۔............ (مدیر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد وَلَنْ تَرْضٰی عَنْکَ الْیَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰی حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ (الآیۃ)

● جناب محترم وزیر اعظم پاکستان عالی مرتبت سیاسی زعماء اور معزز عسکری قائدین!

یہ ایک اہم اجتماع ہے اور اس پر پوری قوم کی نظریں دھڑکتے دلوں کے ساتھ لگی ہوئی ہیں کہ ہمارے رہنما اس عظیم غلامی کی دلدل سے ہمیں کیسے نکالیں گے؟ جناب وزیر اعظم حکومت اس موقع کو اپنے لئے غنیمت سمجھ کر اس سنہری اتفاق سے فائدہ اٹھائے کہ بہت سے زعماء اور سیاسی جماعتیں اپوزیشن میں ہونے کی وجہ سے آپ کے ساتھ مل بیٹھنے کے لئے تیار نہیں تھیں مگر ایک عظیم قومی چیلنج سے آپ اور ان کے درمیان خلیج پاٹنے کی صورت نکل آئی۔ اب اگر اس موقع کو بھی ضائع کر کے قوم کی امنگوں کی ترجمانی آج نہ کی گئی تو یہ خلیج آئندہ اور وسیع ہو کر نفرت اور انتشار میں اضافہ کا باعث ہوگی۔

● حضرات گرامی! اب تک اکثر رہنماؤں نے ملک کے انتہائی پریشان کن صورتحال پر روشنی ڈالی۔ کسی نے بلوچستان کی شورشوں کے اضافہ کا رونا رویا، کسی نے کراچی کے حالات پر واویلا کیا، کسی نے سوات، باجوڑ، قبائلی علاقوں کی تباہی و بربادی کا ذکر کیا اور کسی نے اور کزئی ایجنسی کی بدامنی اور قتل و غارت گری کا ذکر کیا۔ ہمارے محترم جناب محمود خان اچکزئی، جناب میاں نواز شریف اور جناب منیر اورکزئی وغیرہ نے امراض میں اضافے اور شدت پر سیر حاصل گفتگو اور احتجاج کیا۔ ملک کا ایک بھیانک نقشہ سامنے لایا گیا ہے جبکہ ان سب باتوں سے کسی کو انکار نہیں اور ملک کی

ابتری کا یہ نقشہ سب کے سامنے ہے تو یہ مریض کی بیماریوں کا حال جو سب کو معلوم ہے یہاں تو ہم اس لئے جمع ہوئے ہیں کہ جان بلب مریض کی اس مرض کے وجوہات کی نشاندہی کریں کہ اس حالت تک ہمیں کس نے پہنچایا؟ پورا گھر ڈینگی بخار میں مبتلا ہو قریب المرگ ہو تو لوگ ڈینگی مچھر سے بچنے اور اس کے مارنے کے درپے ہوتے ہیں۔ یہ نہیں کہ مچھر تو آزادی سے گھر میں اڑتا اور بھنبھناتا پھرے اور مریض بچ جائے؟

تو آج سارا وقت اس اہم نکتہ پر غور کرنے کا ہے ورنہ اس کانفرنس کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

● ۱۱ر ستمبر کے بعد ملک کے اہم سیاسی زعماء کو اس وقت کے صدر جنرل پرویز مشرف نے بلایا اور ان کی رائے لی' تو ہم جیسے کچھ لوگوں نے کھل کر یہ سارے خدشات اور خطرات اس کے سامنے رکھے مگر وہ اپنے فیصلہ پر بضد تھا اور ملک امریکہ کی جھولی و غلامی میں ڈال دیا گیا۔ وہ ان خدشات اور خطرات کو جو ہم نے اُن کے سامنے اُس وقت بیان کئے تھے جو آج حرف بحرف صحیح ثابت ہوئے' مشرف تسلیم کرنے پر تیار ہی نہیں تھا۔ نتیجتاً پاکستان نے سب کچھ لٹا بھی دیا اور ملک کی سالمیت کو بھی داؤ پر لگا دیا۔

● اُس سے قبل روس نے افغانستان پر یلغار کی تو افغانستان اور پاکستان نے مل کر ایک طویل جنگ لڑی۔ اور لاکھوں لوگوں نے قربانیاں دیں اور لاکھوں مفلوج واپاہج ہوئے۔ آج بھی لوگ ملک بدر ہو کر دنیا بھر میں ٹھوکریں کھا رہے ہیں' مگر ہمارا ایمان تھا کہ یہ قربانیاں رنگ لائیں گی اور وہ رنگ لائیں۔ اس جنگ کو اب بتیسواں سال پورا ہونے کو ہے' یہ معرکۃ ام المعارک اور معرکۃ المعارک ہے ایک سپر پاور سوویت یونین کو نیست و نابود کر دینے کے بعد اب دوسرا واحد سپر پاور شکست کھا کر فرار کے راستے ڈھونڈ رہا ہے۔

اس عظیم قربانی کے نتیجہ میں کیا ہوا۔ میں پچھلے پانچ چھ سال سینٹ کی خارجہ کمیٹی کا رکن رہا اور ایک رکن کمیٹی کے طور پر ہم نے تقریباً پورے دنیا کے دورے کئے' جرمن' بلجیئم' برطانیہ' جنوبی کوریا' ویتنام' مغربی ممالک' سنٹرل ایشیاء وغیرہ کی اعلیٰ قیادتوں' پارلیمنٹوں' حکمرانوں' جرنیلوں سے میں نے اس موضوع پر دوٹوک باتیں کیں اور ان سے کہا کہ

(۱) ہماری قربانی کے نتیجہ میں سوویت یونین نیست و نابود ہوا۔

(۲) سنٹرل ایشیا کی دس گیارہ ریاستیں آزاد ہوئیں۔

(۳) مشرقی یورپ کیمونزم کے چنگل سے نکل گیا' کئی ریاستیں آزاد ہوئیں۔

(۴) مشرقی اور مغربی برلن کے درمیان حائل دیوار ٹوٹ گئی۔

(۵) دنیا بھر کے محکوم اور مظلوم عوام کو جدوجہد کے راستے کھلے۔

(۶) سب سے بڑھ کر یہ کہ امریکہ دنیا کا واحد سپر پاور بنا یہ اس جہاد کے پھل اور ثمرات تھے' جو غیروں نے کھائے' یہ پھول انہوں نے چنے۔ مگر جس ملک کا اس میں سب سے بڑا حصہ تھا سارے کانٹے اور سارا ملبہ اس پر ڈالدیا گیا۔ اور

آج پاکستان کو دہشتگردی کا تمغہ دے کر اسے تباہ و برباد کیا جارہا ہے اور اس جنگ کے نام پر ہمارے پینتیس ہزار سے زائد بے گناہ عوام اور فوجی جوان اس آگ کی نذر کردیئے گئے۔ حالانکہ یہ جنگ ہرگز ہماری نہیں تھی بلکہ غیروں کی تھی مگر اس سے قبل جب روس کے خلاف جہاد میں پندرہ بیس لاکھ افراد شہید ہوئے' وہ حقیقت میں ہماری اپنی جنگ تھی' آزادی کی جنگ تھی اور آج کی جنگ غیروں کو ہمیں پھر غلامی کا موقع دینے کی جنگ ہے۔

● معزز حضرات! آج امریکہ و نیٹو حقانی نیٹ ورک کے نام پر ایک طوفان اٹھارہے ہیں۔ گویا حقانی گروپ اچانک آسمان سے اتر آیا ہے یا غاروں سے نکل کر نمودار ہو گیا ہے اور اس سے پہلے اس کا کوئی وجود نہیں تھا جبکہ حقیقت یہی ہے کہ اسی گروپ کے رہنما اور لیڈر مولانا جلال الدین حقانی اور ان کے ساتھی افغانستان پر ۱۹۷۹ء میں روسی یلغار کے فوراً بعد روس کے خلاف میدان میں اتر آئے۔ حقانی کا تعلق پاکستان سے نہیں بلکہ افغانستان کے علاقہ زدران سے ہے۔ یہ پکتیا' پکتیکا اور خوست کے صوبوں میں روسیوں کے خلاف صف آراء ہوئے۔ جبکہ وسائل اور اسلحہ کا نام و نشان دور تک نہ تھا۔ خالی بوتلوں میں تیزاب اور پیٹرول بھر کر وہ بڑے بڑے ٹینکوں اور بکتر بند گاڑیوں پر حملہ آور ہوتے۔ امریکہ کا اس جنگ سے ابھی دور دور تک نام و نشان اور واسطہ تک نہیں تھا۔ امریکہ شروع میں اِسے ایک مذاق سمجھ رہا تھا اور پاکستان بھی جہاد سے قطعی لاتعلق تھا مگر حقانی خالی ہاتھوں اسے مقدس جہاد اور وطن کی آزادی سمجھ کر اپنا فریضہ ادا کرتے رہے' چنانچہ ان کی سخت جانی اور جرات و استقامت نے امریکہ کو بھی اسی طرف متوجہ کیا۔

● الغرض حقانی گروپ جہاد افغانستان کا بانی ہے اور آج بتیسواں سال ہے اور یہ مسلسل قربانیاں دے رہے ہیں' ڈرون حملوں کا نشانہ یہ بن رہے ہیں۔ ایسا بھی ہوا کہ ایک رات میں مولانا حقانی کے گھر اور خاندان کے گیارہ گیارہ افراد نشانہ بنے۔ بیٹے بیٹیوں کے علاوہ معمر خواتین بچے اور بہو اور بہنیں خاک و خون میں تڑپا دی گئیں۔ اور یقیناً روسی سامراج کے تباہ ہونے کے بعد امریکی شکست کے بعد بھی یہ خاندان اور گروپ میدانِ جہاد میں موجود رہے گا کیونکہ وہ ملک کی مکمل آزادی کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ تو آج ہم کون ہوتے ہیں انہیں وطن کی آزادی سے روکنے والے؟ وہ اپنی سرزمین افغانستان سے لڑ رہے ہیں۔ امریکہ حقانی گروپ اور دیگر مزاحمتی قوتوں سے عاجز اور شکست کھا کر اب ہم پر الزامات لگا کر حقانی گروپ کی ہم سے سرکوبی کروانا چاہتا ہے تاکہ امریکہ کے واپس جانے کے بعد ان گروپوں کی پاکستان کے ساتھ نہ ختم ہونے والی دشمنی جاری رہے اور مشرقی سرحدات کے بعد مغربی سرحدات بھی دشمنوں میں گھرے رہیں۔

● جناب وزیراعظم صاحب! ہمارے سامنے قرارداد کا جو پہلا مسودہ رکھا گیا ہے انتہائی افسوس کہ اس سارے مسودہ میں موجودہ حالات امریکی الزامات وارننگ اور حقانی نیٹ ورک اور فوری صورتحال کا ذکر تک نہیں۔ بلکہ اس قسم کی امریکی پالیسیوں کے بارہ میں تجدید عہد کرانے کی کوشش کی گئی ہے اور گویا ہم سے مزید غلامی کی توثیق کرائی جارہی ہے جب یہ قرارداد قوم کے سامنے آئے گی تو قوم کی کیا حالت ہو جائے گی؟

● آج بھی اور اس سے قبل بھی ہمارے سامنے پچھلے نو سال کے پرویز مشرف اور موجودہ حکومت کے معاہدے نہیں رکھے گئے کہ اس ساری صورتحال کے بارہ میں کیا تحریری معاہدے تھے؟ کیا مجبوریاں تھیں؟ اور کیوں اس سے ہم نکل نہیں سکتے؟ میں نے خارجہ کمیٹی کے رکن کے طور پر اور پھر نیشنل سیکورٹی کمیٹی کے ممبر کے طور پر اور دیگر ساتھیوں نے بارہا اس وقت کمیٹیوں اور بریفنگ میں یہ سوال اٹھایا اور مطالبہ کیا کہ وہ سارے معاہدے اور مشرف کے کئے کرائے کی تفصیلات سامنے لائی جائیں۔ آج یہاں جنرل احمد شجاع پاشا موجود ہیں۔ میں نے ایک بار ان کی بریفنگ میں بھی اس کا ذکر کیا تھا اور قومی سلامتی کمیٹی نے بھی اس پر زور دیا مگر انہوں نے لاعلمی کا اظہار کیا۔ گویا پاکستان کی ساری تباہی زبانی جمع خرچ سے ہوئی بغیر کسی تحریری معاہدوں کے۔ اگر آج بھی اس فورم پر وہ مجبوریاں بتلا دی جائیں کہ ہم اس دلدل سے کیسے نکل سکتے ہیں؟

● آج تو ہمارا یقین تھا کہ ہم کسی انتہائی موثر اقدام اور کسی فیصلہ کن لائحہ عمل کا اعلان کریں گے مگر افسوس کہ زیر غور مسودہ قرارداد تو پچھلے قراردادوں پر خط تنسیخ پھیر دیتا ہے گویا ہم نے ریورس گیئر لگا دیا ہے جو افسوس کی بات ہے اگر ہم ایک قدم آگے نہیں بڑھ سکتے۔ تو کم از کم پچھلے اعلانات کا تو اعادہ کریں ہم نے اس سے قبل (۱) ان معاملات پر دو آل پارٹیز کانفرنس کئے (۲) پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں قومی سلامتی کمیشن کی سفارشات کی روشنی میں قرارداد پاس کی اور ۲ مئی کے سانحہ ایبٹ آباد کے بعد ۱۲ مئی کو پھر پارلیمنٹ نے قرارداد پاس کی لیکن افسوس ساری قراردادیں اور کوششیں امریکہ نے اپنوں کی غیر سنجیدگی اور بزدلی کی وجہ سے نظر انداز کیں۔

● <u>معزز حضرات! میں ۲ مئی کے سانحہ ایبٹ آباد کے دن کو عزت اور فتح کا نہیں بلکہ پورے عالم اسلام اور امت محمدیہؐ کی رسوائی اور ذلت کا دن سمجھتا ہوں۔</u>

● میری تجویز ہے کہ اگر نئی کوئی بات ہم نہیں کر سکتے تو ان قراردادوں کو اس نئی قرارداد میں ذکر کیا جائے اور اس پر فوری عمل درآمد اور اس کی تنفیذ کیلئے سنجیدہ اقدامات کئے جائیں اور اس کی روشنی میں امریکی راہداریاں' ڈرون حملے' نیٹو کی سپلائی اور لاجسٹک سپل وغیرہ کو فوری بند کرایا جائے۔

آج یہاں ایک محتاط مصلحت آمیز اور کمزور قرارداد مرض کا علاج نہیں اس سے تو قوم مکمل مایوس ہو جائے گی۔

● یہاں ایک دوست نے ملک میں فرقہ واریت کا ذکر کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ساری دشمن کی کارفرمائیاں ہیں۔ برٹش سامراج نے بھی ہمیں غلام بنائے رکھنے کے لئے ان ہی فرقہ وارانہ جھگڑوں میں ڈالدیا تھا۔ اب امریکہ یہی حربہ استعمال کر رہا ہے اور شیعہ سنی کے علاوہ اب دیوبندی' بریلوی اختلافات میں بھی ہمیں ڈال کر ملک تباہ کر رہا ہے۔ ہم نے اس سے قبل بھی باہمی مل کر شیعہ سنی اور دیگر جھگڑوں سے بچنے کی راہ نکالی۔ آج بھی ہمیں انتہائی محتاط رہنا چاہیے۔ خدا کرے ہم کسی موثر نتیجہ پر پہونچ کر یہاں سے سرخرو ہو کر جائیں۔ اور ملک وملت کو غلامی کی سیاہ رات سے نکال کر نوید سحر کا مژدہ سنائیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین